رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ۲۲۹۶

بابو غلام رسول صاحب احمدی
ریلوے سٹیشن قلعہ شیخوپورہ
Lahore

انشاء سے یا خبر یا تبصرہ (صاحب)

الفضل

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۵ | قادیان مورخہ ۲۱ر جولائی ۱۹۳۰ء مطابق ۲۴ر صفر المظفر ۱۳۴۹ھ | نمبر (۱۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ العزیز کی صحت شملہ پر خدا کے فضل سے قابل حمد ہے۔ ۱۱ر جولائی کو حضور نے انجمن احمدیہ میں جمعہ پڑھایا۔ کہ کانگریس باوجودیکہ مسٹر گاندھی کی غلط امیدوں کا تجربہ کر چکنے کے پھر بھی پکٹنگ وغیرہ میں سر توڑ کوشش کر رہی ہے۔ جس سے احمدیوں کو سبق لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس غرض کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس غرض کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مفصل خطبہ آنے پر شائع کیا جائیگا۔

(۲) ۱۲ر جولائی کو حضور بارہ بجے کے بعد دالسر اے سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ملاقات کی۔

(۳) ستریان شین سبویاں پر جو مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳/۲۹۲ تعزیرات ہند پولیس کی طرف سے عدالت دیوان سکھانند صاحب میں چل رہا ہے۔ وہ ۱۲ر جولائی کو پیش ہوا۔ ملزمان نے درخواست انتقال مقدمہ پیش کی۔ اسلئے تا فیصلہ انتقال مقدمہ کارروائی بند کر دی ہے۔

لطف تخیل

نہ سراغِ ابتدائے نہ نشان انتہائے
ازل و ابد اسیرے بیک حلقۂ خدائے
بکمندِ عقل و فہمے نتوانش صید کردن
نہ رسد کمندِ کوتہ بہ نشیمن ہمائے
نہ نشانِ کہکشانے دلِ من کہ چاک دارد
بفرازِ آسمانے مرا ہست رہنمائے
بچہ ارجمند عہدے بکنند یاد ہوے
کہ بقادیاں فگندہ سحرے غزلسرائے
سرِ من بعرشِ معنی تو ندانی چوں رسیدہ
سرِ غیرِ حق بریدم بہ سنانِ سر زدائے
زہے دل کہ صید گشتہ بخدنگ ابن مریم
کہ بہ تحفہ بردہ باشد بجنابِ کبریائے
خبرے ز عندلیب شنیدم کہ رنت شبنم
بغرار ازیں گلستان کہ نداشت دلربائے

(شبنم سرحدی)

مرض الموت کی وصیت درست نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ایک وصیت پر تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ میرے نزدیک وصیت مرض الموت کی درست نہیں کیونکہ اس وقت انسان خواہ کسی ایمان کا ہو۔ موت کو قریب سمجھ کر مال کی قربانی کے لئے تیار ہوتا ہے۔ دوم اس سے یہ نقص پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص جو اڑھائی تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا رہتا ہے۔ اور دین کی خدمت سے غافل اور اس کی جائداد کوئی نہیں ہوتی۔ وہ ایسے وقت میں وصیت کر کے وصیت کے اصل مفہوم کے خلاف عمل کر کے وصیت کنندوں میں شامل ہو جاتا ہے"

اسی طرح حضرت مسیح موعود رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے۔ جو کہ امن کی حالت میں وصیت کرتا ہے"

لہذا احباب کو چاہیئے۔ کہ ان ہدایات کی پابندی فرماویں۔ والسلام

(سیکرٹری مجلس کارپرداز مقابر بہشتی قبرستان بہشتی)

آخری اطلاع:- رعایتی کتابوں کا اعلان اگلے صفحہ پر ہے۔ وہ آخری بار ہے۔ احباب اس سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ (منیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروق بک ایجنسی کی آخری اطلاع رعایت جو ۳۱ر جولائی تک ختم ہوگی

نام کتاب	اصلی	رعایتی
سلسلہ کی کتابیں		
تبلیغ رسالت :- سوائے جلد پنجم و ششم کے جلد اوّل صہ دوم عہ - سوم عہ - چہارم عہ ہفتم ۱۲ر ہشتم عہ - نہم - دہم ۸ر - ان جلدوں میں حضرت مسیح موعودؑ کے نایاب اشتہارات ۱۸۷۷ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک جمع کر دیئے ہیں -	صہ	بعہ
التقلید :- مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا مسکت و دندان شکن جواب -	۰۳ر	۰۱ر
صادق کلمات :- مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب لاجواب	۰۴ر	۰۲ر
فیصلہ آسمانی :- مولوی ثناء اللہ صاحب کا آخری فیصلہ اور اس کی اصل حقیقت کا انکشاف -	۰۷ر	۰۳ر
مرقع ثنائی :- مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا وہ پرچہ اخبار جس میں امرتسری نے مباہلہ سے انکار کیا تھا -	۰۴ر	۰۲ر
فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی :- امرتسری کے مسلمات پر خدا نے جو آخری فیصلہ فرمایا - کہ ثناء اللہ کو زندہ رکھکر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو ثابت کر دیا - اس کی مکمل بحث اور اس کے ساتھ حضرت اقدسؑ کے اصلی خط کا عکس اتار کر شامل کیا گیا ہے -	۰۸ر	۰۴ر
مباحثہ نوشہرہ ہر دو حصہ - متعلق وفات مسیح ناصریؑ	۰۸ر	۰۴ر
عشرہ سوالات کے جوابات :- غیر احمدیوں کے علماء نے جو سب سے بڑے دس سوالات لیے کئے تھے - جن کا جواب ان کے خیال میں سلسلہ احمدیہ نہیں دے سکتا تھا - ان کے مکمل مفصل اور مدلل ایسے جواب لکھے گئے ہیں - کہ انشاء اللہ قیامت تک نہ بھولیں گے - چند نسخے باقی ہیں - جلد منگائیے بہتر کتاب ہے ؛	عہ	۰۸ر
النبوۃ فی الالہام و فی الاحادیث قابل دید	۱۳ر	۰۶ر
احمدی نمبر اوّل :- یہود و نصاریٰ کے ساتھ غیر احمدی علماء کی مماثلت حسب پیشگوئی آنحضرتؐ صلعم ثابت کی گئی ہے ؛	۰۲ر	۰۱ر
بحر حقیقت :- محمد علی مونگھیری علیہ ما علیہ کے مریدوں کے ایک رسالہ کا جو حضرت اقدسؑ کے خلاف شائع ہوا تھا تحقیقی جواب ؛	۰۴ر	۰۲ر
تنقید صحیح :- فرقہ بابیہ نے ایک رسالہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھکر یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی - کہ مہدی و مسیح موعود دو وجود ہیں - ایک علی محمد باب اور دوسرا بہاء اللہ - اس کے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ دمشق نے لاجواب رسالہ لکھا ہے - جس کی تردید بابیوں سے نہ ہو سکی - بابی مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہ رسالہ عجیب ہے -	۰۱ر	۰۱ر
اذہاق الباطل :- مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے سابقہ عقائد جن میں حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت و رسالت حقیقی کافر ارہے -	۰۲ر	۰۱ر
ہدایات زرّیں - حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے مبلغین اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے جو مکمل ہدایات فرمائی ہیں - وہ اس میں درج کی گئی ہیں - ہر ایک احمدی کو جو شوق تبلیغ رکھتا ہے - اس ہدایت نامہ کا ہر وقت اپنی جیب میں رکھنا ضروری ہے - اور اس کے مطابق تبلیغ کرنے سے کبھی ناکامیابی نہیں ہوگی - حضور کی خواہش ہے - کہ ہر ایک احمدی خواندہ اس پر عمل کرے ؛	۰۴ر	۰۲ر
دیدۂ توحید کا آئینہ - دیکھنے کے قابل ہے	۰۲ر	۰۱ر
ایک مسلمان کا پیغام - سکھوں کے نام	عہ	۰۸ر

نام کتاب	اصلی	رعایتی
قابل دید ہے -	۰۲ر	۰۱ر
تنبیہ زبان دراز :- ایک آدیہ کی سرزنش و گوشمالی ؛	۰۱ر	۰۱ر
پیدائش عالم :- دیانندیوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا کا سلسلہ ازل سے چلا آیا ہے - اور پیدا شدہ نہیں ہے - اس مسئلہ پر لاجواب یہ تصنیف ہے ؛	۰۳ر	۰۱ر
رسالہ گوشت خوری :- مضمون نام سے ظاہر ہے ؛	۰۲ر	۰۱ر
دھرمپال کا کچا چٹھا - قابل دید ہے ؛	۰۱ر	۰۰ر
گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر :- ہندوؤں میں گائے کی پوجا کا رواج کب سے ہوا - اور کہاں سے یہ متعدی مرض ہندوستان میں پہنچی - قابل دید کتاب ہے	۰۲ر	۰۱ر

نوٹ :- محصول ڈاک سب کتابوں کا بذمہ خریدار ہوگا ؛

فاروق بک ایجنسی قادیان - پنجاب

کنگ آف ٹانکس یعنی

شہزور

ناطاقتی دماغی اور اعصابی کمزوری کی

بہترین دوا ہے

قیمت ۳۰ گولی ۴ روپے

۶۰ گولی ۷ روپے معہ محصول ڈاک

فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)

تیار کردہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ر جولائی ۱۹۳۰ء

دعوت الی الحق

الٰہی فیصلہ۔ خدائی فرمان،

قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم فقد کذبتم فسوف یکون لزاماً

(۱)

خدائے قدوس رحیم وکریم قادر ذوالجلال نے اولوالعزم مرسلین رسلِ عظام انبیاء کرام۔ مامورین ذی احترام کو اپنی نیابت وخلافت کا تاج پہنا کر خلعت قبولیت بخش کر مبعوث فرمایا۔ تا اسی کے نام کا سکہ سارے عالم میں چلائیں اور اس کے احکام وقوانین دنیا میں جاری کرائیں عاجزوں کمزوروں، بے کسوں، بے بسوں، افتادوں کی دستگیری فرمائیں۔ اور دنیا کو اپنی تجلی نورانی، قوت یزدانی۔ طاقت ربانی، ہمت روحانی کے ذریعہ مہذب، دانا، ہوشیار، زندہ، بیدار۔ ترقی یافتہ، نجات یافتہ، بامراد، کامیاب بنائیں۔

پس یہ خدا کے بھیجے ہوئے مقدس حضرات آئے۔ اور بڑی شان سے آئے، ظاہر ہوئے اور خدائی نصرت، الٰہی تائید، کے نشانات کے ساتھ ظاہر ہوئے۔

آہ، حسرت، افسوس، تعجب، حیرت، تاسف، ان نادانوں پر، ان مغروروں پر۔ ان مفتروں پر۔ ان بیماروں پر، ان بیکاروں پر، جو اپنی ہی غوایت، ضلالت، بطالت مادیت، کثافت، کے باعث خدائی پیغام، وحی، ہدایت، نور، سے الگ تھلگ، دور، نفور، متنفر، ہو کر ہلاک ہوئے۔ مرسلین، مامورین، معلمین کے جلال، جلال، حال، قال، اسرار، انوار، دقائق، حقائق، آیات، نشانات، کو نہ مان کر، نہ دیکھ کر، نہ سمجھ کر۔ ان پر ہنسی ٹھٹھا پھبتی، یاوہ گوئی، بے ہودہ سرائی، کے تیر برسانے لگے۔ افتراء، اتہام، بہتان، جھوٹ، گند، بکواس کے خنجر چلانے لگے۔ غیظ، غضب، جھنجھلاہٹ، کے ہتھیار لے کر ظلم، ستم، جور، جفا، جدال، قتال کا میدان قائم کرنا چاہا۔

پس عالم جبروت سے ندا آئی، قصر لاہوت سے صدا اٹھی، جو ملکوت سماوات وارض میں گونج کر دنیائے ناسوت کو ہلا گئی، اور گوشہ گوشہ میں ایک تھلکہ پڑ گیا، خدا ذرہ ذرہ کا خالق ومالک خدا، اپنی سطوت، جلال، شانِ استغناء کے ساتھ ایک دل ہلا دینے والا فرمان بھیجتا ہے۔ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم فقد کذبتم فسوف یکون لزاماً۔ کہ اگر تم میں عاجزی، التجا، بندگی، نہیں تو جاؤ خدا کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ وہ غنی وبے نیاز ہے، تمہارا انکار، تمہاری تکذیب، تمہارے ہی لئے طوق لعنت بن کر تم مجرم، قابل سزا، لائق تعزیر، مستوجب عذاب، ٹھیرا چکے ہیں۔ الم نھلک الاولین ط ثم نتبعھم الاخرین ط کذالک نفعل بالمجرمین ط ویل یومئذٍ للمکذبین خدا فرماتا ہے۔ ہم اگلوں کو بھی ہلاک کر چکے ہیں۔ پھر پچھلوں کو بھی ان کے پیچھے لگائیں گے، ہم مجرموں کے ساتھ قانوناً یہی معاملہ کرتے ہیں۔ پس جھٹلانے والوں کی ہلاکت، خرابی، رسوائی ہے۔ دیکھو، دیکھو، یوم الفرقان، روزِ عدالت، انصاف کا دن، فیصلہ کی ساعت، صبح کی آمد، نزدیک بلکہ نزدیک تر۔ الا ان موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب۔

انسانو، سوچو اور خوب سوچو، تم کیا کر رہے ہو، کدھر جا رہے ہو، لوگو، دیکھو اور پھر دیکھو، تمہیں کیا ہو گیا ہے، کیا کہہ رہے ہو۔ کہاں دوڑتے ہو، کیوں بھاگتے ہو۔ آہ۔ خدا کا منادی ندا دیتا ہے اور تم کان نہیں دھرتے۔ نہیں سنتے۔ الیس منکم رجل رشید

ہشیار۔ ہوشیار، خبردار، خبردار۔ سنو سنو اور جلدی سنو۔ حضرت رب العزت جل جلالہ تم سے اتقاء کا اعلان فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن ذکر بایات ربہ ثم اعرض عنھا انا من المجرمین منتقمون بے شک بے شک وہ بڑا ظالم ہے۔ جسے آیات وبرہان الٰہی سنایا جائے۔ اور وہ منہ پھیر لے، خدا فرماتا ہے۔ یقیناً یقیناً ایسے ظالم مجرموں سے ہم ہی انتقام لیں گے۔

پس اے عقلمندو۔ اے سوچنے والو، انکار میں جلدی نہ کرو، تکذیب میں تعجیل نہ کرو، جھٹلانے میں عجلت نہ کرو، دلائل، بینات، نشانات، دیکھو، سنو، پڑھو، غور کرو۔ تحقیق میں لگ جاؤ۔ تدقیق میں ڈوب جاؤ۔ ہوشیار ہو جاؤ، بیدار ہو جاؤ، لیٹے ہو بیٹھ جاؤ۔ بیٹھے ہو تو کھڑے ہو جاؤ۔ کھڑے ہو تو چل پڑو، چلے ہو تو جلد جلد قدم بڑھاؤ۔ اور اس محبوب، مطلوب، امام وپیشوا کے قدموں سے چمٹ جاؤ جس کے تم مدتوں سے منتظر تھے۔ جس کے ملنے کے لئے بڑے بڑے بزرگان دین شوق و تمنا رکھتے تھے۔ اور جس کے لئے اولیاء عظام۔ اسلاف کرام تڑپ تڑپ کر دعا مانگتے تھے۔ وہ آگیا۔ بڑی شان سے آگیا، وہ دنیا کا ہادی امام مہدی آگیا، سردار باوقار آقائے نامدار۔ خدائی کے تاجدار۔ ہمارے سرکار حضور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کا نائب ووارث وخلیفہ آگیا، وہ دنیا کا آفتاب، وعالم کا مہتاب، وہ ہستی کی بستی کا روحانی حکمران وہ حکم وعدل آگیا۔ وہ خدائی پہلوان جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود آگیا ست کون

وہ سوتے ہوؤں کو جگا دینے والا
وہ مرتے ہوؤں کو شفا دینے والا
وہ روتے ہوؤں کو ہنسا دینے والا
وہ مردہ دلوں کو جلا دینے والا
جلایا ہے اب اس نے دین الٰہی
دکھائی ہے شان رسالت پناہی
وہ دنیا میں اسلام پھیلانے والا
بڑا نام اللہ سے پانے والا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ شرک و ضلالت مٹا جانے والا
وہ احمد زمانے میں کہلانے والا
شب و روز دنیا میں چرچا ہے جس کا
وہ عالم میں اک شور برپا ہے جس کا
رُلاتی ہے ہنستوں کو تذکیر اس کی
ہنساتی ہے روتوں کو تبشیر اس کی
حقائق کی بارش ہے تقریر اس کی
معارف کا دریا ہے تحریر اس کی
وہ مشعل ہدایت وہ نور مجسم
بروزِ جنابِ نبیٔ مکرم

اس نے تمام دنیا کو پکارا۔ اپنے مقابلین کو للکارا۔ جملہ منکرین اسلام۔ سارے مخالفین دین کو بلایا۔ مگر کوئی نہ آیا پر نہ آیا۔ ہاں ہاں جو کوئی اٹھا بھی تو آخر ہاویہ میں جا گرا۔ ڈاکٹر الگزینڈر ڈوئی امریکن کا واقعہ یاد کیجئے جو کہتا تھا۔ مجھے مسیح یسوع نے اس لئے بھیجا ہے کہ اسلام کو پاؤں سے مسل ڈالوں۔ لیکن آخر وہ حضرت مسیح موعودؑ سے مقابلہ کرتے ہوئے فالج میں مبتلا ہو کر بڑی ذلت کے ساتھ دنیا سے مٹ گیا۔ پادری عبداللہ آتھم کا انجام غور سے دیکھو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں کیا کس طرح فنا ہوا۔ محمدی شیر نے جب یہ نعرہ بلند کیا کہ ؎

الا اے منکرِ از شانِ محمدؐ
بترس از تیغ برانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام نشان است
بیا بنگر غلامانِ محمدؐ

(یہ سنکر)

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

اٹھا۔ اور اشتہار و اعلان کے ساتھ بولا۔ کہ "پس کسی دانا کے مقولے پر کہ دروغ گو را تا بدروازہ باید رسانید عمل کر کے مرزا صاحب کی آخری التماس کو بھی منظور کرتا ہوں۔ اور مباہلہ کو یہاں تک کرا کر مشہود" (لیکھرام کی کتاب خبط احمدیہ صفحہ ۳)

اس مقابلہ۔ مباہلہ کا نتیجہ ظاہر۔ بدیہی اور عیاں ہے کہ لیکھرام اس مباہلہ کے اثر اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے ماتحت۔ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء میں دن دہاڑے باوجود پہرے اور حفاظت کے عجل جسدٌ له خوار له فصب و عذاب۔ کے مطابق (جو پیشگوئی کے الفاظ ہیں) خدا کے قہری ہاتھ سے ہلاک ہوا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی اور اسلام کی صداقت کا نشان بنکر ہمارے اور آریہ سماج کے درمیان قطعی اور آخری سچا فیصلہ کر گیا۔ یہ ہے خدائی فیصلہ جس کے ذریعہ آریہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ملزم ہو گئے۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین۔

فرقہ وہابیہ کے مولوی

ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث کو بلایا گیا۔ چنانچہ مولوی صاحب مذکور اپنے رسالہ مرقع دسمبر ۱۹۰۷ء میں لکھتے ہیں "مرزا صاحب نے ہمارے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا" ساتھ ہی یہ واقعہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر مباہلہ کو منظور نہیں کیا تھا۔ چنانچہ جواباً لکھ دیا تھا۔ کہ "یہ تمہاری تحریر مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے" (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء) بلکہ اپنی طرف سے یہ بات لکھ دی تھی۔ کہ "خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز۔ مفسد۔ نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے" (رسالہ مرقع جولائی ۱۹۰۷ء) اور خدا کی قدرت دیکھئے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہی کے قرارداد کے موافق وہ خود ان چار صفات مذکورہ کے مصداق ٹھیرے۔ الٰہی زندگی موت سے کہیں بدتر ہے۔ فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین ط مولوی صاحب مذکور کی یہ شرمناک چال، چوری اور سرزوری ملاحظہ ہو۔ کہ پہلے مباہلہ سے جان چرائی صاف انکار کر دیا۔ جیسا کہ اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھا ہے۔ مگر اب جا بجا کہتے پھرتے ہیں۔ کہ میرزا صاحب میرے مقابل مباہلہ میں فوت ہوئے۔ بلکہ یہ حرکتیں بھی دیکھی گئی ہیں۔ کہ جہاں جیسا موقعہ دیکھا ویسا کہدیا۔ خدا ہی ایمان و دیانت عطا کرے۔ کہ اصلاح ہو" مگر ہم اتنی تبلیغ کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ یضل من یشاء ویھدی من یشاء ولتسئلن عما کنتم تعملون۔ بے شک خدا ہی کے ہاتھ ہر معاملہ ہے۔ لیکن جو کچھ اعمال کرتے ہو ضرور ایک دن ان کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ پس دنیا کے سامنے تو بات بنانا آسان ہے۔ مگر خدا کو کیا جواب دو گے۔ انہ بما تعملون خبیر۔

دہلی کے مولوی عبدالسلام نیرہ مولوی سید نذیر حسین صاحب

وغیرہ نے مباہلے کا اشتہار دیا۔ جس کا عنوان تھا "مرزائیوں کی غلط بیانی اور مباہلہ سے آنا کانی"۔ یہ اشتہار ۲۰ اگست ۱۹۱۶ء میں شائع کیا گیا۔ جب کہ احمدی مبلغین کا وفد دہلی میں تبلیغ کر چکا تھا۔ اس اشتہار میں حضرت مسیح موعودؑ کی کچھ عبارت انجام آتھم سے نقل کر کے اس پر تیاری و آمادگی ظاہر کی گئی۔ جو دعا مباہلہ ہے جس کے بعض الفاظ یہ ہیں:۔

"لیکن اے خدائے علیم و خبیر اگر تو جانتا ہے۔ کہ یہ الہام جو میرے ہاتھ میں ہیں تیرے الہام ہیں۔ اور تیرے منہ کی باتیں ہیں۔ تو ان مخالفین کو جو اس وقت حاضر ہیں۔ ایک سال کے عرصہ تک دکھ کی مار میں مبتلا کر۔ کسی کو اندھا کر دے اور کسی کو مجذوم اور کسی کو مفلوج الخ"

عبرت کا مقام ہے۔ مولویان دہلی کے اشتہار پر ابھی ڈھائی ماہ بھی نہیں گذرے تھے۔ کہ مولوی عبدالسلام کو خدا نے موت کا شکار بنا دیا۔ اور وہ مفلوج ہو کر فوت ہو گئے۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث ۱۰ نومبر ۱۹۱۶ء عیسوی صفحہ ۱۳ کالم ۲ میں اطلاع دی گئی۔ کہ "تمام فرقہ اہلحدیث کی نگاہیں مولوی عبدالسلام صاحب نیرہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی پر تھیں۔ جن کی بابت آج ہم بادل ناخواستہ یہ خبر دیتے ہیں۔ کہ گذشتہ ہفتہ فالج سے فوت ہو گئے"۔ ان فی ذالک عبرۃ لاولی الالباب۔

صوفیا و مشائخ کے نمائندے

اور بڑے جوش و خروش سے اٹھ کر گرنے والے خواجہ حسن نظامی صاحب کو دیکھئے۔ کیسی شان اور کس قدر آن بان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے نظام مشائخ محرم نمبر ۱۳۲۶ھ میں مباہلہ کا اعلان دیا اور سات صفحے رنگ ڈالے۔ چند گرما گرم فقرے ملاحظہ ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

"میں تمہارے امیر المومنین مرزا محمود احمد کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ اجمیر شریف آئیں۔ مردانگی ہے۔ صداقت ہے۔ تو آؤ۔ اس آزمایش گاہ کی سیر کرو۔ جہاں ایک گھنٹہ میں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ اگر تم کو مباہلہ منظور ہو۔ تو ربیع الاول ۱۳۲۶ھ ہجری کی چھٹی تاریخ کو اپنے حواریوں کو لے کر اجمیر شریف میں آجاؤ۔ جب تم اس ارادہ سے اجمیر شریف آؤ۔ اپنی والدہ سے دودھ بخشوا کر آنا۔ اور ریلوے کمپنی سے ایک گاڑی کا بندوبست کرا لینا۔ جس میں تمہاری لاش قادیان روانہ ہو سکے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب قواعد شریعیہ مباہلہ کی منظوری دی۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح کے پہلے ہی مضمون کو پڑھکر حسن نظامی صاحب جی چھوڑ گئے۔ اور حواس باختہ۔ حیران، مضطرب ہو کر جان چھڑانی چاہی۔ عجیب عجیب رنگ بدلے۔ جن کی تفصیل اخبارات میں موجود ہے۔ ہم یہاں صرف ایک نمونہ پیش کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا پہلا ہی مضمون دیکھکر حسن نظامی صاحب نے جواب میں لکھا۔ کہ:۔

"میں نے مباہلہ کی حیثیت سے ان کو چیلنج نہیں دیا تھا۔ نہ مباہلہ کا نام اس مضمون میں تھا۔ جو اس مسئلہ پر نظام المشائخ محرم نمبر میں شائع ہوا ہے۔"

یہ موت کیوں آگئی۔ اب کیوں روح پرواز کر گئی۔ سب کرامت ندامت ہو گئی۔ اللہ توبہ۔ اللہ توبہ۔ کئی غیر احمدی حضرات کے مضامین حسن نظامی کے خلاف اظہار نفرت و تنفر کیلئے شائع ہوئے۔ جو اخبارات میں موجود ہیں۔ مجھ سے ایک غیر احمدی مولوی صاحب نے ذکر کیا۔ کہ میں نے حسن نظامی سے کہا۔ مباہلہ کا چیلنج دیکر یہ تم نے کیا کیا۔ عار۔ عار۔ عار۔ شرم۔ شرم۔ فوق الحق و خسر ہنالک المبطلون۔

یا قومنا اجیبوا داعی اللہ

اس ربانی مبلغ و داعی کی دعوت قبول کرو۔ اور اگر تم اسے قبول نہیں کرتے۔ تو یاد رکھو۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اور اپنے نبی سے یوں کہلواتا ہے۔ فان تولوا فقد ابلغتکم ما ارسلت بہ الیکم۔ اگر تم لوگ منہ پھیرتے ہو۔ سو میں تو جو کچھ لے کر بھیجا گیا تھا۔ وہ میں نے پہنچا دیا۔ و یستخلف ربی قوما غیرکم۔ اگر تم نہ مانو گے۔ تو خدائے پروردگار ایک ماننے والی قوم تمہارے بعد لائے گا۔ تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکو گے۔ پس اگر خدا کی فعلی کتاب، قانون قدرت، رموز فطرت اور قولی کتاب، قرآن حکیم کی دلائل و براہین و آیات بینات سے نادان انجان بنکر محروم رہنا پسند کرتے ہو۔ تو پھر کس قانون۔ کس کتاب کس فرمان۔ کس بات سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ فبای حدیث بعدہ یومنون ط دلائل کی موسلا دھار بارش، نشانات کی چمکتی ہوئی بجلیاں، براہین کا گرجنے والا رعد، انصاف کا چاند اگر تمہیں فائدہ نہ پہنچا سکا۔ تو آہی فیصلہ، انتہائی فیصلہ، مؤثر فیصلہ، آخری فیصلہ کر لیں۔ سنو سنو۔ فرمان آہی سنو۔ تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ؛

وصیت نمبر ۳۲۳۷

میں رحمت ولد حکیم عمر الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ر اپریل ۱۹۳۰ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ کیونکہ خاکسار کے والد بزرگوار صاحب بفضل خدا بقید حیات ہیں۔ اور خاکسار کا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ عنہ ۲۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ گواہ شد: فضل الدین احمدی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ بنگہ۔ العبد خاکسار

رحمت اللہ احمدی بقلم خود۔ گواہ شد: محمد عبد اللہ از محمد ابراہیم بقاپوری احمدی

پیغامی مشن

کیا جو اہل قبلہ و کلمہ گو ہو وہ کافر نہیں ہو سکتا،

(۱)

"پیغام جنگ" لاہور کا نیا مسلمان کہلانے والا "انعام الحق" اور اس کا قوت بازو "ساطع" ایڈیٹر نمبر ۲ آج کل بڑے زور و ل پر ہے۔ اپنی ناکامی اور حرمان نصیبی پر کھسیانے ہو ہو کر یہ دونوں "کملے اور سیلے" کبھی نہ کبھی آنے اور بہانے سے جماعت حقہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ اور سید فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ خلیفۃ المسیح ثانی کے خلاف جس بے ہودگی اور نا قابلیت سے زہر فشانی کر رہے ہیں۔ وہ "پیغام" کے ہر پرچہ سے ظاہر ہے۔ کبھی "فاروق" کے منہ آتے ہیں۔ اور کبھی "الفضل" سے منہ کی کھاتے ہیں۔ مگر پھر بھی چلائے ہی جاتے ہیں۔ چنانچہ پرانا بے سرا راگ پھر ان دنوں "پیغام" نے الاپنا شروع کیا ہے۔ اور کفر و اسلام کی آڑ میں دل کے پھپھولے پھوڑتے ہوئے "انعام" صاحب نو مسلم فرماتے ہیں:۔

"قادیانی جماعت سے ہمارا اصولی اختلاف ہے۔ ہم تکفیر اہل قبلہ کو دنیائے اسلام کا سب سے بڑا فتنہ سمجھتے ہیں۔ اس کا سد باب ہماری زندگی کے اہم ترین مقاصد میں سے ہے۔ اور قادیانی جماعت نے نہایت بے دردی سے اسلام کی تعلیمات (جس کے ماہر عالم بے بدل اہل پیغام کے مولانا "انعام" ہیں)۔ اور حضرت مسیح کے ارشادات (جن کو تازہ مسلمان مہاشہ انعام نے حرفاً حرفاً مطالعہ فرمایا ہے) کے خلاف چالیس کروڑ مسلمانان عالم کو کافر قرار دے رکھا ہے۔" (پیغام ۱۱ر جولائی ص۳)

بارہا اس ادعا بے معنی اور تقریر لایعنی کا مفصل مکمل مدلل جواب دیا جا چکا ہے۔ مگر اہل پیغام کے "انعام" اسی مسئلہ کفر و اکفار میں اپنی کامیابی خیال کر کے وقتاً فوقتاً یہ ماتم کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہم بھی ان کا تعاقب کئے ہی جائیں گے۔ اس لئے آج پھر ہم ان کو اس مسئلہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

براہین قاطعہ اور انوار ساطعہ سے تجزیہ کرتے ہیں۔ چاہیئے کہ "ساطع" اور "انعام" دونوں مل کر اس کا جواب دیں۔

قرآن کریم کی رُو سے صاف واضح ہے۔ کہ کسی مومن باللہ کے واسطے جو امور بطور عقائد اور اعمال ضروری ہیں۔ اور بطور اصول دین ہیں۔ ان میں گو ضمناً یہ امور داخل ہوں۔ مگر صریحاً ان میں مومن ہونے کے واسطے اہل قبلہ اور اہل کلمہ ہونا شرط نہیں۔ پس یہ دونو امور از روئے قرآن کریم اصول دین نہیں ہیں۔

اصول دین

قرآن کریم نے مومن کے واسطے بطور اصول دین جو امور مقرر کئے ہیں۔ وہ صرف اس قدر ہیں:۔

(۱) ایمان باللہ (۲) ایمان بالملائکہ (۳) ایمان بالوحی والکتب (۴) ایمان بالرسل (۵) اور ایمان بالیوم الآخر۔ اور اس کے ساتھ عملاً اعمال صالحہ کا موجود ہونا لازمی امر قرار دیا ہے۔ اور بس۔

اہل قبلہ یا کلمہ گو ہونا

جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ صرف لا الٰہ الا اللہ یا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بطور عقیدہ کہدینا۔ بلا اعمال صالحہ یا باوجود بعض اصول اسلام کے منکر ہونیکے صرف کلمہ گو ہونا باعث نجات ہوسکتا ہے۔ تو وہ یقیناً ایک غلطی میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ ایسا خیال قرآن کریم کے سراسر خلاف ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ والیوم الاٰخر وما ھم بمومنین (سورہ بقر) یعنی عوام الناس میں سے جن لوگوں کا صرف اسی قدر عقیدہ ہے۔ لا الٰہ الا اللہ یا یہ کہ اٰمنا باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر۔ اور اعمال صالحہ سے لاپرواہ ہیں۔ وہ ہرگز مومن نہیں ہیں۔ یا بالفاظ دیگر ایسا عقیدہ رکھنے سے یا زبانی کلمہ گو ہونے سے کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا۔ اور نہ مومن کہلا سکتا ہے۔ اور نہ مومن ہوسکتا ہے۔ پس صرف کلمہ گو ہونا اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ یعنی اگر ایک شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اور اعمال صالحہ بجا نہ لاوے۔ یا صرف کلمہ طیبہ پڑھے۔ اور انبیاء و رسل میں کسی کی نبوت و رسالت کا منکر ہو۔ یا صرف کلمہ گو ہو۔ اور بعض حلال اشیاء اور حلال امور میں سے کسی چیز کو حرام قرار دے۔ یا حرام شدہ امور اور اشیاء میں سے بعض کو حلال قرار دے۔ تو اس کا صرف کلمہ گو ہونا۔ اس کی نجات کا باعث نہیں ہوسکتا۔ یا یہ کہ وہ مومن اور مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

اہل قبلہ ہونا

اسی طرح سے جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ اہل قبلہ ہونا یا کسی خاص قبلہ کیطرف رخ کرنے اور متوجہ ہونے سے انسان کی نجات ہوسکتی ہے۔ یا مومن کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے۔ تو وہ بھی غلطی میں گرفتار ہیں۔ کیونکہ خداوند عالم قرآن پاک میں فرماتا ہے لیس البران تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب (سورہ بقر) یعنی کسی خاص طرف یا سمت کو رُخ کرنا۔ یا مشرق یا مغرب کی جانب قبلہ قرار دے کر متوجہ ہونا البر نہیں ہے (البر سے مراد نجات یا حقیقت ایمان۔ یا مقبول خدا ہونا ہے) یعنی صاف کہدیا۔ کہ اگر تم ایک مقام کو قبلہ مقرر کرکے روبہ مشرق ہوکر یا روبہ مغرب ہوکر اس کی طرف متوجہ ہوکر عبادت کرو۔ تو صرف اتنی بات سے تم لوگ نجات نہیں حاصل کرسکتے۔ یا حقیقت ایمان تک نہیں پہنچ سکتے یا مقبول خدا نہیں ہوسکتے۔ پس اس آیت نے صاف فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ کوئی شخص صرف اہل قبلہ ہونے سے مومن نہیں ہوسکتا۔ اور نہ نجات یافتہ ہوسکتا ہے۔ بلکہ مومن کہلانے کیواسطے یا نجات کے حصول کیواسطے یا مقبول خدا ہونے کے واسطے خدا تعالےٰ نے مندرجہ ذیل امور بطور شرائط قرار دیئے ہیں:۔

مومن کہلانے یا نجات یافتہ ہونیکے واسطے کیا شرائط ہیں

ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملٰئکۃ والکتٰب والنبیین۔ واٰتی المال علیٰ حبہ ذوی القربیٰ والیتٰمیٰ والمسٰکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب) واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ والموفون بعھدھم اذا عٰھدوا والصّٰبرین فی البأساء والضرّاء وحین البأس اولٰئک الذین صدقوا واولٰئک ھم المتقون (سورہ بقر)

یعنی حقیقت البر یہ ہے۔ جو انسان کو مومن کہلانے کا مستحق بناتا ہے۔ یا نجات یافتہ کرتا ہے۔ جب کہ انسان یہ پانچ امور بطور اصول دین عقیدہ مان لے۔ اوّل ایمان باللہ۔ دوئم ایمان بالیوم والآخر۔ سوئم ایمان بالملائکہ۔ چہارم ایمان بالکتب والوحی۔ پنجم ایمان بالنبیین والرسل۔ اور عملاً پانچ امور پر عمل پیرا ہوجاوے۔ جن میں سے اوّل امر یہ ہے۔ کہ انسان صرف رضائے مولیٰ اور اس کی محبت کے تقاضا سے اپنی پاک اور حلال کمائی میں سے بطور صدقہ ذوی القربیٰ۔ یتیموں۔ مسکینوں۔ مسافروں۔ سائلوں۔ اور غلاموں کی آزادی پر خرچ کرے۔ دوسرا امر یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرے۔ اور اس تعلق کو قائم رکھنے کے واسطے حضورِ دل سے نماز ادا کرے۔ تیسرا امر یہ ہے۔ کہ اپنی پاک کمائی میں سے زکوٰۃ ادا کرے۔ چوتھا امر یہ ہے۔ کہ جب کسی سے عہد یا اقرار کرے۔ اس عہد کو پورا کرنے والا ہو۔ اور یہی نیت ہو۔ اور یوں ہی عملاً کرکے دکھاوے۔ پانچواں امر یہ ہے۔ کہ مفلسی اور ناداری تنگدستی اور غربت میں مصائب اور تکالیف میں صبر اور برداشت کرنے والے ہوں۔ اور ایام جنگ میں استقلال اور استقامت اور جوانمردی دکھانیوالے ہوں۔ پس جن لوگوں میں یہ امور پائے جاویں۔ تو وہ حقیقی اور صادق مومن ہیں۔ اور یہی لوگ متقی کہلانے کے مستحق ہیں۔ دیکھو خدا تعالےٰ نے اس آیت میں صاف بتا دیا۔ کہ صرف اہل قبلہ ہونا کوئی ایسی بات نہیں۔ جس سے ایک شخص ضروری طور پر مسلمان اور مومن کہلانے کا مستحق ہو۔ پس صرف اہل کلمہ اور اہل قبلہ ہونا کوئی علامت ایمان نہیں۔ اور نہ موجب نجات ہوسکتے ہیں۔ اور نہ اس بات سے کوئی شخص بالخصوص مومن یا مسلمان کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے۔

اُمّتِ ابراہیمیہ باوجود اہل کلمہ واہل قبلہ ہونیکے کافر ہوگئی

دیکھو امت ابراہیمیہ کا قبلہ ایام بعثت حضرت ابراہیمؑ سے ملک عرب میں کعبہ چلا آتا تھا۔ اور وہ سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہوکر عبادت بجالاتے۔ جیسا کہ ما کان صلاتھم عند البیت الا مکاءً وتصدیۃ (سورۃ انفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ظاہر ہے۔ مگر جس دن حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا انکار کیا۔ تو اس دن سے وہ لوگ کافر کہلانے لگے۔ اگرچہ وہ امت اہلِ قبلہ تھی۔ اور بیت اللہ ہی کو قبلہ جانتی تھی۔ پس کیا اہلِ قبلہ ہو کر وہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے انکار رسالت کے بعد مومن کہلانے کے مستحق رہے۔ یا مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ باوجودیکہ حضرت ابراہیم نے اپنی امت کا نام بموجب آیت ھو سمٰکم المسلمین مسلمان رکھا تھا۔ نہیں ہرگز نہیں ؛

اُمت موسویہ وغیرہ باوجود اہل قبلہ ہونیکے کافر ہو گئی

اسی طرح اُمت موسویہ کا قبلہ بیت المقدس چلا آتا ہے۔ اور آج تک وہ اس قبلہ کی طرف نماز ادا کرتے ہیں مگر کیا انبیاء بنی اسرائیل کا بالعموم اور حضرت مسیح ناصری کا بالخصوص انکار نبوت کر کے امت موسویہ مومن اور مسلمان کہلانے کی مستحق رہی۔ اگرچہ آج بھی وہ اسی طرح اس قبلہ کو نماز ادا کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ وہ ایک نبی اور رسول کا انکار کر چکے ہیں۔ تو پھر اہلِ قبلہ ہونا کوئی مخصوص علامت ایمان نہ رہا۔ یہودی اور عیسائی دونوں بیت المقدس کو قبلہ جانتے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر نماز ادا کرنے کے باعث اہل قبلہ ہیں۔ مگر حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے منکر ہو کر بالیقین کافر ہو چکے ہیں پھر اہل قبلہ ہونے نے ان کو کافر کہلانے سے نہ بچایا۔ پھر یہ کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ کہ اہلِ قبلہ کافر نہیں ہو سکتا یا نہیں کہلا سکتا۔

اہل کلمہ کافر ہو سکتے ہیں اور ہوئے

اب رہا اہل کلمہ ہونا سو عرض ہے۔ کہ اوّل تو قرآن کریم میں من حیث المجموع کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ موجود نہیں ہے اور نہ توریت شریف میں لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ موجود ہے۔ مگر تاہم یہ دونوں کلمے امت محمدیہ اور امت موسویہ کے واسطے مخصوص کئے گئے ہیں۔ اور ان کے باعث وہ اہلِ کلمہ کہلاتے ہیں۔ مگر اب ذرا غور کرو کہ کیا امت موسویہ باوجودیکہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ کے قائل کہلاتے ہیں۔ کیا انبیاء اسرائیل کے انکار رسالت سے بالعموم اور حضرت مسیح ناصری یا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے نبوت اور رسالت سے بالخصوص منکر ہو کر مومن کہلا سکتے ہیں۔ اور مسلمان یقین کئے جا سکتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ تو صرف کلمہ گو ہونے یا اہل کلمہ کہلانے نے ان کو کیا فائدہ دیا۔

اسی طرح سے اگر لا الٰہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ کا کوئی کلمہ وجود رکھتا تھا۔ اور امت ابراہیمیہ اس کو پڑھا کرتی تھی۔ اور اس کی بناء پر کلمہ گو کہلاتی تھی۔ تو کیا حضرت ابراہیم کے بعد کے کسی نبی اور رسول کا بالعموم اور حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی نبوت کا بالخصوص انکار کر کے مومن کہلا سکتی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح ناصری کی امت اگر کوئی کلمہ لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ کا پڑھا کرتی تھی۔ تو حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی نبوت کے منکر ہو کر وہ اب بھی کلمہ گو ہونے کے باعث نجات پا سکتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔

پس اسی طرح اگر ایک شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے۔ اور حضرت مسیح ناصری کی نبوت کا یا حضرت یحییٰ یا حضرت زکریاؑ کی نبوت کا انکار کرے تو کیا وہ مسلمان کہلا سکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔

تفریق بین الرسل کرنیوالا کلمہ گو اور اہل قبلہ کافر ہو جاتا ہے

پس اگر ایسا نہیں۔ اور یقیناً ایسا نہیں۔ تو ایک شخص حضرت احمد جری اللہ کی نبوت اور رسالت کا منکر ہو کر کیونکر مومن ہو سکتا ہے۔ یا مسلمان کہلا سکتا ہے۔ یا نجات پا سکتا ہے۔ یا مقبول خدا ہو سکتا ہے۔ اور وہ اہلِ قبلہ اور اہلِ کلمہ کہلا کر کیونکر مستثنےٰ ہو سکتا ہے۔ اگر انبیاء و رسل میں یہ تفریق درست ہو سکتی ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلعم یا حضرت موسیٰ یا حضرت مسیح ناصری یا یحییٰ کے انکار نبوت سے تو انسان باوجود اہلِ قبلہ و اہلِ کلمہ ہونے کے مسلمان اور مومن نہیں ہو سکتا۔ تو حضرت مسیح موعود (جس کو خدا تعالےٰ نے اپنی بار بار کی وحی میں نبی اور رسول کہا۔ جس کو حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے نبی اللہ کہا۔ اور جس کو جمیع امت محمدیہ نبی یقین کرتی ہے۔ اور جس کا دعویٰ ہے۔ کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔) کے منکر کیونکر مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ اور یہ تفریق بین الرسل کس آیت قرآنیہ کے ماتحت درست ہو سکتی ہے۔ اور کیا تفریق بین الرسل کرنے والے اولئک ھم الکافرون حقاً کے ماتحت نہیں آتے۔ ہاں آتے ہیں۔ اور یقیناً اس آیت کے ماتحت ہیں۔

جن مولویوں نے حضرت مسیح موعود کو کافر قرار دیا وہ بھی تو اہل قبلہ و اہل کلمہ ہیں کیونکر کافر ہو گئے

جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ اہل قبلہ و اہل کلمہ کافر نہیں ہو سکتا۔ باہم کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے وہ خود غور کریں کہ کیا یہ شریعت کا مسئلہ نہیں۔ کہ جو شخص کسی دوسرے مومن کو کافر کہے۔ تو وہ کفر خود اسی مکفر پر پڑتا ہے کیونکہ وہ مکفر شخص اس مومن کے عقیدہ اسلامیہ اور اعمال صالحہ کو کفر قرار دے کر اس حالت ایمانی کی نفی کرتا ہے گویا اسلام اور ایمان کو کفر قرار دیتا ہے۔ لہٰذا شریعت اسلامیہ اس مکفر کو کافر قرار دیتی ہے۔ اور اسی باعث سے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مکفر مولویوں کے اس اصل کی بناء پر گرفت کی۔ جب کہ میں مومن بلکہ اوّل مومنین ہوں۔ اور تم لوگ میرے ایمان کی نفی کرتے ہو۔ اور مجھے باوجود مومن کامل ہونے کے کافر قرار دیتے ہو۔ تو تم لوگ اپنی ہی شریعت کی رُو سے کافر قرار پا چکے۔ اور یہ سبقت تم نے خود ہی کی۔

شیخ الکل مولوی نذیر حسین دہلوی اور مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی جو اوّل المکفرین ہیں۔ اور وہ باقی دو سو مولوی جن کے جواہر تصدیق نے دے کفر پر موجود ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ اور اس کی جماعت کو کافر کہتے ہیں۔ آیا ان کو حضرت مسیح موعودؑ کافر جانتے اور یقین کرتے تھے۔ یا نہ۔ اگر بالیقین کافر جانتے تھے تو کیا وہ اہلِ قبلہ اور اہلِ کلمہ نہیں تھے۔ کیا بعد از فتویٰ کفر دینے کے وہ بیت اللہ کو قبلہ جان کر نماز نہیں ادا کرتے۔ اور اب اہلِ قبلہ نہ رہے یا انہوں نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا ترک کر دیا۔ اور کچھ اور کہتے ہیں۔ اور اب اپنے آپ کو اہلِ قبلہ نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جانتے۔ پس اگر اب بھی وہ اہلِ قبلہ و اہلِ کلمہ ہیں۔ اور کہلاتے ہیں۔ تو آیا حضرت مسیح موعودؑ ان کی جماعت کو کافر کہکر مکفرینِ مولوی کافر ہو گئے۔ یا نہ؟ اگر نہیں ہوئے۔ تو حضرت صاحبؑ نے کیوں ان کو کافر قرار دیا۔ اور اگر ہو گئے۔ تو اہلِ قبلہ اور کلمہ ہونے نے کیوں ان کو فتویٰ کفر سے نہ بچایا۔ اور حضرت صاحبؑ کے اس قول کے کیا معنے ہوئے۔ کہ میں اب بھی اہلِ قبلہ اور اہلِ کلمہ کو کافر نہیں کہتا۔ فتدبروا ؛

حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام خود ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے۔ پھر جب کہ دو سو مولویوں نے مجھے کافر ٹھہرایا۔ اور میرے پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا۔ اور انہی کے فتوے سے یہ ثابت ہے۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اور کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی)

پس اب جب کہ حضرت مسیح موعودؑ کو کافر کہنے والے مولوی کافر ہو چکے۔ تو اسی طرح سے ان کافر شدہ مولویوں کو مومن کہنے والے بھی کافر ہو چکے ہیں۔ اب بتاؤ۔ کہ ان کافر شدہ مولویوں کے متبع اور خیر خواہ یا زیر اثر جماعت اہلِ قبلہ اور اہلِ کلمہ نہیں۔ اور اگر ہیں۔ اور ضرور ہیں۔ تو پھر بھی حضرت صاحبؑ نے ان کو کافر قرار دیا۔ حالانکہ آپؑ کا قول ہے۔ کہ میں اب بھی کسی کلمہ گو اور اہلِ قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔ پس اس جملے کے کیا معنے ہوئے؟

حضرت صاحبؑ فرماتے ہیں۔ کہ کافر (کافر شدہ مولویوں) کو مومن قرار دینے سے انسان (خواہ مکفر یا مکذب یا متردد نہ بھی ہو تب بھی) کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص (ان کافر شدہ مولویوں میں سے) درحقیقت (فتویٰ کفر دے کر) کافر ہو۔ وہ اس کے کفر کی نفی کرتا ہے اور بایں (حضرت موعودؑ) دیکھتا ہوں۔ کہ جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے (اگرچہ مکفر یا مکذب یا متردد بھی نہیں ہیں) سب کے سب (بغیر کسی استثنےٰ کے) ایسے ہیں۔ کہ ان تمام لوگوں کو مومن جانتے ہیں۔ جنہوں نے مجھ کو کافر ٹھیرایا ہے۔ (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص۱۶۵)

اہلِ قبلہ اور اہلِ کلمہ نے اپنے کافر ہونیکی وجہ خود اپنے ہاتھوں سے پیدا کی

بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ جو غیر احمدی مسلمان بیت اللہ کو قبلہ جانتے ہیں۔ اور اس کی طرف رُخ کر کے یا متوجہ ہو کر نماز ادا کرتے ہیں۔ یا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ وہ کیونکر کافر ہو سکتے ہیں۔ یا ہو گئے۔ تو حضرت صاحبؑ ان کے جواب میں فرماتے ہیں۔ کہ میں تو اب بھی اہلِ قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔ لیکن جن میں خود انہی کے ہاتھوں سے ان کی وجہ کفر کی پیدا ہو گئی۔ ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں" (حقیقۃ الوحی ص۱۶۵)

اس عبارت میں آپؑ نے تین امور کا تذکرہ کیا ہے۔ اوّل تو اپنا عقیدہ بیان کیا۔ کہ میں تو اب بھی اہلِ قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔ دوم انہی لوگوں کے ہاتھوں سے ان کے کافر ہونے کی وجہ پیدا ہو گئی۔ سوم جو خود کافر ہو چکے ہیں۔ میں ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں۔

اب ہم امر اوّل کو لیتے ہیں۔ اور غور کرتے ہیں کہ کیا کوئی شخص اہلِ قبلہ یا اہلِ کلمہ ہونے کے باعث کافر ہو سکتا ہے۔ تو یہ امر صاف ہے۔ جب کہ یہ شرائط ایمان میں سے یا اصول دین میں سے نہیں۔ تو اس پر کسی کے کفر اور اسلام کا دار و مدار بھی نہیں۔ ہاں جو شخص کافر یا مومن ہو گا۔ تو وہ کسی اور وجوہ سے نہ انہی وجوہ سے۔ خود حضرت صاحبؑ اور جماعت احمدیہ بھی اہلِ قبلہ اور اہلِ کلمہ ہیں۔ اور جن کو ہم کافر کہتے ہیں۔ یا جو فتویٰ کفر دے کر کافر ہوئے۔ وہ بھی اہلِ قبلہ اور اہلِ کلمہ ہیں۔ پس ہمارے مومن ہونے کی اور ان کے کافر ہونے کی کوئی اور وجوہ ہیں۔ نہ یہ دونوں امور۔ لہٰذا یہ امر بالنزاع نہیں ہے۔ بلکہ خارج از بحث ہے اور کسی فریق کے مومن یا کافر ہونے کا باعث نہیں ؛

امر دوم نے صاف فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اگرچہ ایک شخص مثل شیخ الکل نذیر حسین صاحب دہلوی یا محمد حسین صاحب بٹالوی کے جو اہلِ قبلہ اور اہلِ کلمہ تھے تاہم حضرت مسیح موعودؑ کو کافر کہکر یا آپؑ کے نبی اللہ ہونے سے انکار کر کے خود اپنے ہاتھوں سے کافر ہونے کی وجہ پیدا کرتا ہے تو اس میں دوسرا شخص موجب ملامت نہیں ہو سکتا۔

امر سوم اور بھی صریح ہے۔ کہ جو شخص خود کافر ہو جائے یا وہ اپنی حیثیت مقام کفر پر کھڑے ہونے کو ثابت کر دے اور ہم ان کو مومن اور مسلمان ہی کہتے ہیں۔ تو یہ ہمارے اپنے ایمان کی خرابی اور نقص کا باعث ہے۔ یا محض طمع نفسانی یا ذاتی اغراض ایسا کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ حضرت صاحبؑ تو چونکہ ان خرابیوں سے پاک اور مبرا تھے۔ لہٰذا وہ تو صاف فرماتے ہیں" میں ان کو مومن نہیں کہہ سکتا۔ تم جو چاہو کہو" ماعلینا الا البلاغ ؛

لہ مولوی محمد علی اور ان کے رفقاء جو کہتے ہیں۔ کہ ہم کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے۔ یا جو مکفر نہیں۔ ان کو کافر نہیں کہتے۔ کیا وہ بچ سکتے ہیں۔ کہ اوّل وہ دو سو مولوی جو مکفر ہیں۔ کیونکر کافر ہوئے۔ کیا وہ کلمہ گو اور اہلِ قبلہ نہیں ہیں۔ اور اگر وہ ان کو باوجود کلمہ گو اور اہلِ قبلہ ہونے کے بسبب مکفر ہونیکے کافر قرار دیتے ہیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان کے اس عقیدہ میں پھر استثنےٰ موجود ہے۔ کہ کسی استثنےٰ کے ماتحت اہلِ قبلہ و اہلِ کلمہ پھر بھی کافر ہو سکتا ہے۔ پس اگر ان کے ہاں فتویٰ کفر استثنےٰ پیدا کرتا ہے۔ تو ہمارے ہاں ایک اور وجہ بھی ہے۔ یعنی تفریق بین الرسل کرنا۔ یا حضرت احمد جری اللہ کو نبی اللہ یقین نہ کرنا۔ دوم ہم آج مسلمانوں میں جس قدر لوگ ہیں۔ وہ سب ان دو سو مولویوں کے یا شاگرد ہیں۔ یا ان کے مرید ہیں۔ یا ان کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہیں۔ یا ان کو مسلمان یقین کرتے ہیں۔ یا ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرتے ہیں۔ باوجودیکہ حضرت صاحبؑ اور ان کی جماعت کو کافر قرار دے چکے ہیں۔ کیونکہ حضرت صاحبؑ فرماتے ہیں۔ کہ کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔ پس اب مولوی صاحب بتائیں۔ کہ حضرت صاحبؑ تو باقی مسلمانوں کو بھی جو ان مولویوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ کافر کہتے ہیں باوجودیکہ اہلِ قبلہ اور اہلِ کلمہ ہیں اور مولوی صاحب ان کو مومن کہتے ہیں۔ پس اب کون غلطی پر؟ مولوی صاحب خود یا حضرت صاحبؑ (نعوذ باللہ)

(باقی صفحہ نمبر ۹ کالم نمبر ۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

پیغام پارٹی کا ارتداد: ۔ یہ ایک زبردست ٹریکٹ ہے جس میں اہلِ پیغام کے احمدیت سے ارتداد کا انکی اپنی تحریروں سے ثبوت دیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن

اصحاب موسیٰ اور اصحاب محمد صلعم کا تقابل

(۳)

(از جناب محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل قادیان)

بنی اسرائیل کی کہانی بائیبل کی زبانی

کُتب مقدسہ میں بھی حضرت موسیٰ کی امت بنی اسرائیل کی اس بے ہودگی کا جس کا گذشتہ نمبر میں ہم ذکر کر چکے ہیں۔ بایں الفاظ تذکرہ کیا گیا ہے۔ کہ:-

"خدا نے موسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا۔ کہ تو ان لوگوں کو بھیج تاکہ کنعان کی زمین کی جو میں بنی اسرائیل کو دیتا ہوں۔ جاسوسی کریں۔ ایک ایک مرد اس کے آبائی قبیلے میں سے جو اس میں سردار ہے بھیج دے چنانچہ موسیٰ نے خداوند کے ارشاد کے موافق دشت فاران سے اُن کو بھیجا x x x x x x کہ زمین کنعان کی جاسوسی کریں۔ اور انہیں کہا۔ کہ تم اُس راہ دکھن کی طرف چڑھ جاؤ۔ اور پہاڑ کے اوپر چلے جاؤ۔ اور اس زمین کو دیکھو کہ کیسی ہے۔ وہ لوگ جو وہاں کے بسنے والے ہیں۔ کیسے ہیں۔ زور آور ہیں یا کمزور ہیں۔ تھوڑے ہیں یا بہت۔ اور وہ زمین جس میں وہ رہتے ہیں کیسی ہے۔ اچھی ہے۔ کہ بُری۔ اور وہ شہر جس میں وہ بستے ہیں۔ کیسے ہیں۔ خیموں میں ہیں یا قلعوں میں۔ اور زمین کیسی ہے۔ جرخیز یا بنجر۔ اس میں درخت ہیں یا نہیں۔ تم دلاوری کرو۔ اور اس زمین کا کچھ میوہ لے آؤ۔ اور یہ وقت انگور کے پہلے پھلوں کے پکنے کا تھا۔

سو وہ لوگ چڑھے۔ اور زین کی جاسوسی دشت سین سے رحوب تک جو حمات کے راستے میں ہے کی۔ اور وہ دکھن کو چڑھے۔ اور حبرون تک آئے جہاں عناق کے بیٹے رخیان اور سیسی اور تلمی تھے سو وہ وادی اشکال میں آئے۔ وہاں سے انہوں نے ایک ڈالی انگور کی گچھے سمیت کاٹی۔ اور اسے ایک چوب پر رکھکر دو آدمیوں نے اٹھایا۔ اور کچھ انار اور انجیر بھی لئے۔ اُس مقام کا نام اُس گچھے کے لئے کہ جسے بنی اسرائیل وہاں سے کاٹ لائے تھے۔ وادی اشکال رکھا۔ سو وہ چالیس دن کے بعد اُس زمین کی جاسوسی کر کے پھرے۔ اور پھر کے موسیٰ اور ہارون اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کے پاس دشت فاران کے قادس میں آئے۔ اور انہیں اور ساری جماعت کو آ کے خبر دی۔ اور اس سرزمین کا میوہ انہیں دکھایا۔ اور اس سے بیان کر کے کہا۔ کہ ہم اُس زمین تک جہاں تو نے ہمیں بھیجا تھا پہنچے۔ اس میں سچ مچ دودھ اور شہد بہتا ہے۔ اور یہ وہاں کا میوہ ہے۔ لیکن وہ لوگ جو وہاں بستے ہیں۔ زور آور ہیں۔ اور ان کے شہر بڑے مضبوط قلعوں میں ہیں۔ ہم نے بنی عناق کو بھی وہاں دیکھا۔ اور اس زمین میں دکھن کی طرف عمالیقی بستے ہیں۔ اور حتی اور یبوسی اور موری پہاڑوں پر رہتے ہیں۔ اور ساحل سمندر اور نواحی یردن پر کنعانی رہتے ہیں۔ تب کالب نے موسیٰ کے حضور لوگوں کو چپ کروایا۔ اور کہا۔ کہ البتہ ہم لوگ چڑھیں گے۔ اور ملک لے لیں گے۔ کیونکہ ہمیں بلاشبہ اس کے لینے کا زور ہے۔ تب ان لوگوں نے جو اس کے ساتھ گئے تھے۔ کہا کہ ہمیں زور نہیں۔ کہ ان لوگوں پر چڑھیں۔ کیونکہ وہ ہم سے زیادہ زور آور ہیں پھر انہوں نے بنی اسرائیل کو اس زمین کی جسے وہ دیکھنے گئے تھے۔ ایک بُری خبر دی اور بولے کہ زمین جس کی جاسوسی میں ہم گئے تھے ایک زمین ہے۔ جو اپنے بسنے والوں کو نگلتی ہے۔ سب لوگ جنہیں ہم نے وہاں دیکھا۔ بڑے قد آور ہیں۔ اور ہم نے وہاں جبابرہ کو ہاں بنی عناق کو جو جبابرہ کی نسل میں ہیں۔ دیکھا۔ اور ہم اپنی نظروں میں ان کے سامنے ایسے تھے جیسے ٹڈے۔ اور ایسے ہی ہم ان کی نظروں میں تھے۔

تب ساری جماعت چلا کے روئی۔ اور لوگ اس رات بھر روتے رہے۔ پھر سارے بنی اسرائیل موسیٰ اور ہارون پر کڑکڑائے۔ اور ساری جماعت نے انہیں کہا۔ اے کاش کہ ہم مصر میں مر جاتے۔ اور کاش کہ ہم اسی بیابان میں فنا ہوتے خداوند کس لئے ہم کو اس زمین میں لایا۔ کہ تلوار سے گر جائیں۔ اور کہ ہماری جورو اں اور بچے لوٹ ٹھہریں۔ کیا ہمارے لئے اچھا نہیں۔ کہ مصر کو پھر جائیں۔ تب انہوں نے ایک دوسرے سے کہا۔ کہ آؤ ایک کو اپنا سردار بنائیں۔ اور مصر کو پھر چلیں۔ تب موسیٰ اور ہارون بنی اسرائیل کی ساری گروہ کے مجمع کے سامنے اوندھے گرے۔ اور نون کے بیٹے یشوع اور یفنہ کے بیٹے کالب نے جو اس زمین کی جاسوسی کرنے والوں میں سے تھے۔ اپنے کپڑے پھاڑے۔ اور انہوں نے بنی اسرائیل کی ساری جماعت کو کہا۔ وہ زمین جس پر ہمارا گذر اس کی جاسوسی کے لئے ہُوا۔ نہایت خوب زمین ہے۔ اگر خداوند ہم سے راضی ہے۔ تو ہم کو اس زمین پر لے جائیگا۔ اور یہ زمین جس پر دودھ اور شہد بہ رہا ہے۔ ہم کو عنایت کریگا۔ مگر تم خداوند سے بغاوت نہ کرو۔ اور نہ تم اس زمین کے لوگوں سے ڈرو۔ وہ تو ہماری خوراک ہیں۔ اُن کا سایہ ان سے جا چکا ہے پر خداوند ہمارے ساتھ ہے۔ اُن کا خوف نہ کرو۔ تب ساری جماعت نے چاہا۔ کہ ان پر پتھراؤ کرے۔ اس وقت جماعت کے خیمہ میں سارے بنی اسرائیل کے سامنے خداوند کا جلال نمایاں ہُوا۔

اور خداوند نے موسیٰ کو فرمایا۔ کہ یہ لوگ کب تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھ غصہ دلائیں گے۔ اور کب تک میری ساری نشانیوں کے سبب جو میں نے انہیں دکھائیں۔ مجھے یقین نہ کرینگے۔ میں انہیں وبا سے ماروں گا۔ اور میراث سے خارج کرونگا۔ اور تجھے دوسری قوم جو ان سے بڑی اور زیادہ زور آور ہوگی بناؤنگا۔"

"پھر خداوند نے موسیٰ اور ہارون کو خطاب کر کے فرمایا۔ میں کب تک اس خبیث گروہ کے مقابل جو میری شکایت کرتی ہے۔ صبر کروں۔ بنی اسرائیل جو میرے برخلاف شکائتیں کرتے ہیں۔ میں نے ان کی شکائتیں سنیں۔ اُن سے کہہ۔ خداوند کہتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم۔ جیسا تم نے مجھے سنا کے کہا ہے۔ میں تم سے ویسا ہی کروں گا۔ تمہاری لاشیں اور ان سب کی جو تم میں شمار کئے گئے۔ اُن کے کل جمع کے مطابق بیس برس والے سے لے کر اوپر والے تک جنہوں نے میری شکائتیں کیں۔ اس بیابان میں گرینگی۔ تم بے شک اس زمین تک نہ پہنچو گے۔ جس کی بابت میں نے قسم کھائی۔ کہ تمہیں وہاں بساؤں گا۔ سوا یفنہ کے بیٹے کالب اور نون کے بیٹے یشوع کے۔ اور تمہارے لڑکوں کو جن کے حق میں تم کہتے ہو۔ کہ وہ لُٹ جائیں گے۔ میں انکو داخل کروں گا۔ اس زمین کی قدر کو جسے تم نے ذلیل جانا وہ پہچانیں گے۔ پھر تم جو ہو تمہاری لاشیں اس بیابان ہی میں گرینگی۔ اور تمہارے لڑکے اس دشت میں چالیس برس تک بیابان میں بھٹکتے پھرینگے اور تمہاری برگشتگی کے اٹھانے والے ہونگے۔ جب تک کہ تمہاری لاشیں اس دشت میں نیست و نابود نہ ہوں۔ اُن دنوں کے شمار کے موافق جن میں تم اس زمین کی جاسوسی کرتے تھے۔ جو چالیس دن ہیں۔ دن پیچھے ایک سال ہوگا۔ سو تم چالیس برس تک اپنے گناہ کو اٹھائے رہو گے۔ تب تم میری عہد شکنی کو جان لوگے۔ میں نے جو خداوند ہوں کہا ہے۔ کہ میں اس ساری خبیث گروہ سے جو میری مخالفت پر جمع ہیں۔ ایسا ہی کروں گا۔ اس دشت میں وہ برباد ہو جائیں گے۔ اور یہیں ہلاک ہوں گے۔" (گنتی باب ۱۳ و ۱۴)

اس پیشگوئی کے مطابق خدا نے چالیس برس تک بنی اسرائیل کو بیابان میں پریشان رکھا۔ وہ فنا ہوئے۔ اور ان کے تمام سرکش ایک ایک کر کے دنیا کو چھوڑ کر دار الآخرت میں پہنچ گئے۔ تب ایک نیا دور شروع ہوا۔ ان کی نسلیں پیدا ہوئیں۔ اور انہوں نے دیکھا۔ ہمارے باپ دادوں نے خدا کا کتنا بڑا گناہ کیا تھا۔ اس کی پاداش میں ان کی کیا حالت ہوئی۔ ان کے دلوں میں خدا نے تب اپنی روح ڈالی وہ اٹھے اور اس سرزمین کے جس کا خدا نے انہیں وعدہ دیا تھا وارث ہو گئے۔ یہ نمونہ تھا۔ جو اصحاب موسیٰ نے دکھایا۔ اب آئندہ اشاعت میں وہ نمونہ پیش کروں گا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاکباز صحابہ رضؓ نے دکھایا۔ (باقی دارد)

خطبہ جمعہ

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بمقام شملہ واقعہ ۴ رجولائی ۱۹۳۰ء

تشہد۔ تعوذ اور تلاوت سورۂ فاتحہ کے بعد فرمایا:۔ دنیا میں مختلف قسم کے اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اور مختلف قسم کے خیالات۔ جن پر لوگ قائم رہتے یا قائم ہوتے ہیں۔ جس کا باعث جہاں جہالت یا ضد یا اسی قسم کی اور باتیں ہوتی ہیں۔ وہاں ایک بڑی وجہ اس کی یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ بہت سے کلام ذو المعانی ہوتے ہیں۔ جن کے معنے ہر شخص اپنے رنگ اور اپنے خیالات کے مطابق کرتا ہے۔ اور اس طرح اختلاف پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ بسا اوقات ایک شخص دیانتداری سے ایک معنے کرتا ہے اور اس میں تعصب سے کام نہیں لیتا۔ لیکن باوجود اس کے کہ وہ دیانتداری سے معنے کرتا ہے۔ چونکہ وہ اپنے دلی میلان اور اپنے خیالات کی وجہ سے ان معنوں کو اختیار کرتا ہے۔ اس وجہ سے وہ معنے قابل قبول نہیں ہوتے۔ قرآن کریم کے پڑھنے والے بہت سے ایسے ہندو۔ عیسائی اور زرتشتی پائے جاتے ہیں۔ جن کے دلوں میں تعصب نہیں ہوتا۔ اور وہ اس کے پڑھتے وقت یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ ان پر ان کے خیالات کا اثر نہ پڑے۔ لیکن پھر بھی وہ بعض جگہ غلط معنے کر جاتے ہیں۔ کیونکہ ان پر ان کے اپنے خیالات کا اثر غالب ہوتا ہے۔ اس کی ایک مثال سیل کا انگریزی ترجمہ قرآن کریم ہے۔ جو اس نے میرے خیال میں بغیر تعصب کے لکھا ہے۔ لیکن اس میں کئی باتیں اپنے نقطہ نگاہ کے مطابق صحیح سمجھ کر لکھ دی ہیں۔ جو درحقیقت غلط ہیں۔ اسی طرح اس نے یونہی بعض اعتراضات کر دیئے ہیں۔ حالانکہ اعتراضات کی گنجائش نہیں تھی۔ غرض انسان اپنے ذاتی خیالات کے ماتحت معنے کر کے دھوکہ کھاتا ہے۔ قرآن کریم میں جو اللہ تعالےٰ نے متشابہات کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کے کئی معانی ہیں۔ جن میں سے ایک ذو معانی کلام کے ہیں۔ ایسے کلام کے معنے کرتے وقت جس کے دل میں گند ہوتا ہے۔ وہ بُرے معنے لیتا ہے۔ اور جس کے دل میں نیکی ہوتی ہے۔ وہ اچھے معنے لیتا ہے۔ ہمارے سلسلہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کے بعض مقامات کے معنے بعض لوگ ایسے کرتے ہیں۔ جو غلط اور سلسلہ کو بدنام کرنے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض باتیں روایات کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ جو تحقیق کے بغیر قابل تسلیم نہیں ہوتیں۔ ایسے معنوں یا ایسی باتوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرنا سخت غلطی ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اگر تمہیں کوئی ایسی بات پہنچے۔ جسے میری طرف منسوب کیا گیا ہو۔ اور وہ میری تعلیمات کی رُو سے تمہیں نادرست نظر آئے۔ تو تم اسے میری طرف سے نہ سمجھو۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف منسوب کی جانے والی باتوں کو بھی اسی اصل کے ماتحت دیکھنا چاہیئے۔ اور ان کے جو معنے آپؑ کی تعلیم کے خلاف ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں درست نہیں سمجھنا چاہیئے۔ ہاں جہاں تک ممکن ہو ان کی کوئی ایسی تاویل کرنی چاہیئے۔ جو آپ کی تعلیم کے مطابق ہو۔ اور جس سے وہ بات آپ کی تعلیم کے مخالف نہ رہے۔ اور اگر کوئی ایسی تاویل نہ ہو سکے۔ تو ایسے معنوں کو اور ایسی روایت کو آپ کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اسے رد کر دینا چاہیئے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ احادیث کی طرز پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے متعلق آپ کے صحابہ کی روایات کی ایک کتاب چھپی تھی۔ جس میں ایک روایت یہ لکھی تھی۔ کہ آپ نے ایک دفعہ چنے کے دانوں پر کچھ پڑھ کر اور پھونک کر انہیں کنوئیں میں پھینکنے کا ارشاد فرمایا۔ اس کے متعلق چونکہ بعض لوگوں کی طرف سے اعتراضات پہنچے۔ میں نے اسی وقت کہا۔ کہ اس میں راوی کو یقیناً غلطی لگی ہے۔ چنانچہ جب تحقیق کی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ جماعت کے کسی آدمی نے اس قسم کی خواب دیکھی تھی۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ اسے پورا کر دیا جائے۔

اسی طرح ایک دفعہ میں نے ایک تقریر میں بیان کیا۔ کہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سچے کلام اور سچی تعلیم کے نتیجے میں حرکت (جسے لوگ حالت یا حال کہتے ہیں) پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ پہلے خشیت کی حالت اور پھر اطمینان پیدا ہوتا ہے۔ اس پر ایک دوست نے کہا۔ کہ ایک دفعہ رات کے وقت میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرش پر جوش سے لوٹتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے اس دوست سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا تھا۔ کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ یا آپ نے خود ہی ایسا خیال کر لیا۔ انہوں نے کہا۔ میں نے حضورؑ سے دریافت تو نہیں کیا تھا۔ بلکہ خود ہی قیاس کر لیا تھا۔ اس دوست نے حضورؑ کو اس حالت میں دیکھ کر خیال کر لیا۔ کہ یہ حرکت فلاں وجہ سے ہے۔ حالانکہ ممکن ہے۔ کہ اس وقت حضورؑ کو پیٹ میں درد ہو یا اسی قسم کی کوئی اور وجہ پیدا ہوئی ہو۔ غرض جب ایک شخص پر ایک خیال غالب ہوتا ہے۔ تو وہ اس سے متاثر ہو کر خود ہی اپنے مذاق کے مطابق ایک معنے کر لیتا ہے مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب حقیقۃ المعرفت میں آریوں کے اس اعتراض پر کہ قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہے۔ جواباً فرمایا۔ کہ اس میں کیا حرج ہے۔ کیا خدا تعالیٰ کو اس بات کی قدرت نہیں۔ کہ وہ ایک شخص کو زندہ آسمان پر اٹھا لے حالانکہ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر اور ان کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کے خلاف بہت زور دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ مسلمانوں کی تباہی کا ایک بہت بڑا موجب یہی عقیدہ ہوا ہے۔ اور اسی وجہ سے مسلمانوں کی قوت عمل ماری گئی۔ اور ان میں عیسائیت کے ساتھ مخالفت اور اس سے وہ مناسبت نہ رہی۔ جو ہونی چاہیئے تھی۔ آپ کا آریوں کے جواب میں ایسا لکھنے کے معنے انہیں شرمندہ کرنا تھا۔ کہ آریہ مذہب تو خدا تعالیٰ کی قدرت کا قائل نہیں۔ مگر ہم ایسا کسی سائنس کی بنا پر نہیں کہتے۔ بلکہ ہم قرآن کی بعض دوسری آیات کی رو سے کہتے ہیں۔ کہ یہ خیال غلط ہے۔ اگر ہم اس میں خدا تعالیٰ کی صفات کی کسر شان اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک نہ دیکھتے۔ اور یہ بات قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف نہ ہوتی۔ تو ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ ماننے میں کچھ تامل نہ ہوتا۔

پچھلے دنوں ایک خطبہ میں میں نے بتایا تھا کہ ایک شخص نے اپنے درس میں ورفعنا فوقکم الطور کے یہ معنے کئے ہیں۔ کہ ہم نے طور کو اٹھا کر تمہارے سر پر رکھ دیا۔ یہ معنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ درس دینے والے صاحب نے معلوم ہوتا ہے۔ قرآن کریم پر غور نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں کھول کر بیان فرمایا ہے۔ کہ معجزات میں خفا اور پوشیدگی کے پہلو کا پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔ اور ان میں معترضین کے لئے شبہات پیدا کرنے کی بظاہر گنجائش ہوتی ہے۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے معجزات کا ظہور ایسے طور پر ہوتا ہے۔ کہ شک کرنے والوں کے لئے یہ بات کہنے کی ایک راہ سے گنجائش رہتی ہے۔ کہ یہ اتفاقیہ امور میں سے ہے جو دنیا میں عام طور پر پائے جاتے ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سچائی کا ایک نشان بتایا تھا۔ کہ میرے گھر میں طاعون نہیں آئیگی۔ سو باوجود اس کے کہ یہ ایک عظیم الشان نشان ہے۔ ایک ہندی معترض کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ ایک اتفاقی بات ہے۔ مگر طور کے اس طور پر اٹھائے جانے کو کوئی ہندی سے ہندی آدمی بھی اتفاقی نہیں کہہ سکتا۔ یہی حال مردوں کو زندہ کر کے دنیا میں واپس لانے کا ہے۔ ایسے معجزات کبھی نہیں دکھلائے جاتے۔ بعض لوگ جو اس قسم کے خیالات میں مبتلا ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے بعض عبارتیں اپنے خیال کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ انہیں قدرت کا ہی ذکر ہے۔ نہ یہ کہ یہ بات خدا تعالیٰ کی سنت اور اس کے فرمودہ کے مطابق بھی ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت میں تو یہ بھی داخل ہے۔ کہ تمام دنیا کو انسان کے سر پر لا کر رکھ دے۔ مگر یہ بات کہ فلاں بات خدا تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے۔ اور یہ بات کہ خدا تعالیٰ اس قدرت کا اظہار بھی کرتا ہے۔ ایک نہیں۔ بلکہ ان میں بہت بڑا فرق ہے۔ خدا تعالیٰ چاہے تو وہ مردوں کو زندہ کر کے اسی دنیا میں واپس لا سکتا ہے۔ مگر وہ ایسا کرتا نہیں۔ میں محض یہ کہتا۔ کہ چونکہ فلاں بات خدا تعالیٰ کی قدرت میں ہے۔ اس لئے وہ ایسا کرتا بھی ہے۔ یہ غلط خیال ہے۔ اس قسم کے معجزات کے قصوں کو درست قرار دینا سلسلہ کی تعلیم کے مخالف اور اس کی ہتک کے مترادف ہے۔ کیونکہ بعض لوگ ان جھوٹے قصوں کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات کو جھٹلا دینگے۔ کیونکہ انہیں یہ باتیں آپ کے نشانات میں نظر نہیں آئیں گی۔ اور بعض لوگ مبالغہ آمیز روایات گھڑنے لگیں گے۔ اس قسم کی باتیں بظاہر معمولی اور جزوی معلوم ہوتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر نتائج کے لحاظ سے نہایت خطرناک اور اصول پر تبر چلانے والی ہوتی ہیں۔ ان کے ذریعہ سے ایک شریر انسان لوگوں کو دھوکہ دے سکتا ہے۔ پس جو بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ایسی منسوب کیجائے جو حضورؑ کی تعلیم کے خلاف ہو۔ اور اس کی کوئی تاویل نہ ہو سکے۔ تو اسے رد کر دینا چاہیئے۔ یہ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تو بندہ کی بات کے احسن پہلو کو لے کر اس کے مطابق اس سے معاملہ کرے۔ مگر انسان اس کے کلام کے ایسے معنے کرے۔ جو اس کے محکم کلام اور اس کی صفات کے خلاف ہوں۔ پس اللہ تعالےٰ اور اس کے انبیاءؑ کے کلام کے ایسے معنے کرنا چاہیئے۔ جو اللہ تعالےٰ کی شان اور اس کے کلام کے منافی نہ ہوں۔ یہ حقیقی ایمان کا تقاضا یہی ہے۔ کہ جب کوئی ایسی بات پہنچے۔ جو قرآن کریم۔ یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کیخلاف نظر آئے۔ اس کی حتی الوسع کوئی احسن تاویل کی جائے۔ اور اگر کوئی ایسی تاویل نہ ہو سکے۔ تو اسے درست نہ سمجھا جائے اور اگر ان کے کلام کے کوئی ایسے معنے ہوتے ہوں۔ جو دوسری تعلیم کے خلاف ہوں۔ تو ان کو رد کر کے ایسے معنے کئے جائیں۔ کہ وہ دوسرے اصول کے مطابق ہوں۔ اور اگر ایسے معنے نہ ہو سکیں۔ تو انسان اپنی کمزوری کا اقرار کرے۔ مگر خلاف عقل و سنت اللہ معنے نہ کرے۔ تمام انسان غلطی کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی غلطی کا اقرار اور اعتراف کریں۔ اور کوئی ایسا طریق اختیار نہ کریں۔ جو ادب کے خلاف ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ محبت کے تعلق کو بڑھانے کی بجائے اس سے دوری پیدا کرنے والا ہو۔ کیونکہ اس کا نتیجہ انہیں کو بھگتنا پڑے گا۔

(فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم) (الفضل)

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں مفتی محمد صادق صاحب نے چھپوا کر شائع کیا)

مسلمانوں بیدار ہو جاؤ

(۲)

عنوان بالا سے ایک اشتہار جماعت احمدیہ راولپنڈی نے شائع کیا ہے۔ جو حالات حاضرہ کے متعلق مفید ہے۔ اور ناظرین فاروق کے لئے نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

یہ ہندوستان جن نازک ترین حالات سے اس وقت گذر رہا ہے۔ محتاج تشریح نہیں۔ بالخصوص مسلمانان ہند کی حالت نہایت درجہ قابل رحم ہے۔ برادران وطن نے ملکی تجارت و حرفت اور گورنمنٹ کے تمام شعبوں پر کامل تسلط حاصل کر کے ان کو اپنا غلام بنا لینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ نوبت بایں جا رسید۔ کہ اب ہندوستان میں دراصل ایک حد تک ہندو راج قائم ہو چکا ہے۔ البتہ تھوڑی کسر باقی رہ گئی۔ اور وہ یہ ہے۔ غریب مسلمانوں کو سپین کا نظارہ دکھانا۔ اور حقیقۃً کانگریس کے اصحاب حل و عقد کا منتہائے نظر و مقصود دل سے بھی یہی ہے کہ مسلمانوں کو گورنمنٹ کے خلاف برانگیختہ کر کے ان کی توجہ اپنی تعلیمی و اقتصادی ترقی سے ہٹا دیں۔ اور حکام وقت سے دست و گریبان کر کے ان کی رہی سہی طاقت کو بھی زائل کر دیں۔ اور بالآخر بالکل بے بال و پر کر کے ان کو ہندوستان سے نکال دیں۔

آج کل دیہاتی سادہ لوح مسلمانوں میں جو پروپیگنڈا یہ لوگ کر رہے ہیں۔ اس سے بھی ان کا مقصد مسلمانوں میں ہیجان پیدا کر کے ان کو گورنمنٹ کے خلاف اکسانا ہے۔ تا مسلمانوں اور گورنمنٹ کے تعلقات خوشگوار نہ ہو سکیں۔ اور مسلمان ہند اپنے حقوق کو حاصل کرنے میں ناکام رہیں۔ یہ ہیں وہ مزورانہ چالیں اور خطرناک ہتھکنڈے۔ اور یہ ہے وہ دھوکا دہی اور فریب کاری جس میں مسلمانوں کو ڈالا جا رہا ہے

ہم کو شدید خطرہ ہے۔ کہ اگر اب بھی مسلمان خواب خرگوش سے بیدار ہو کر میدان عمل میں نہ اُترے۔ اور اپنی قوم و ملت کی حفاظت [illegible] متوجہ نہ ہوئے۔ تو کانگریس کا اپنے مدعا اور مقصود کو پا لینا آسان ہو جاوے گا۔

پس ہم جمیع مسلمانانِ ہند سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ حالات زمانہ اس قسم کے تقاضی ہیں۔ کہ تمام مسلمان متحد و متفق ہو کر قومی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ اور حکومت کے ساتھ قیام امن میں پورا پورا تعاون کریں۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کے واسطے ہر وقت تیار رہیں۔ زمین سے فتنہ و فساد کا مٹانا اور امن و آشتی کا قائم کرنا ہر مسلم کا فرض اولین ہے۔

جن نافہم لوگوں کو کانگریس نے دانہ دکھا کر اپنے دام فریب میں پھنسا لیا ہے۔ ان کو برادرانہ اخوت اور ہمدردی کے ساتھ سمجھانا چاہیئے۔ کہ کانگریس کے ہتھکنڈوں سے بکلی طور پر اجتناب و احتراز کیا جاوے۔ کیونکہ اس طرح مسلمانوں کے حقوق کی پائمالی اور ملت اسلامیہ کی تباہی و بربادی کا اندیشہ ہے۔ کانگریس سے الحاق یقیناً ہماری قومی ترقی کے سخت منافی ہے۔ ہاں اپنے حقوق کو حاصل کرنے کے واسطے آئینی جدوجہد ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مگر قانون شکنی اور سول نافرمانی اور ہر قسم دیگر شر انگیز تحریکات سے جو اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف و منافی ہوں علی الاعلان بیزاری کا اعلان کر دینا چاہیئے۔

امید کہ دردِ دل رکھنے والے مسلمان ہمارے ان خیالات پر ہمدردانہ غور فرما کر کانگریس کے پروگرام کو کامل طور پر ناکام بنانے کی سعی بلیغ فرمائیں گے۔ کیونکہ اسی میں مسلمانوں کی کامیابی کا راز مضمر ہے ؎

مرادِ ما نصیحت بود و کردیم
حوالت باخدا کردیم و رفتیم

المشتہر

امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

شربت فولاد

عورتوں کی بیماریاں متعلقہ رحم کمی و بیشی
حیض ناطاقتی اور ہسٹریا کی بہترین دوا
ہے۔

قیمت ۶ خوراک ۳ روپے۔ محصول ڈاک ۸ آنہ

تیار کردہ

فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)